Registerd

L. No. 29

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۳) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے۔ ۱۶ اگست سنہ ۱۹۰۷ء جلد (۳۵)

گلدستۂ اخبار

لاہور کے بلوائیوں کے مقدمہ کا فیصلہ ۹ تاریخ کو پارلیمنٹ میں پیش ہوا۔ سوال کئے جانے پر مسٹر مارلے نے فرمایا کہ کوئی وجہ نہیں کہ میں اس فیصلہ میں جو لاہور کے بلوائیوں کا ہوا ہے دخل دوں۔ جوڈیشل حکام بالضرور فیصلہ کرینگے کہ یہہ سزائیں کیسی ہیں۔ **مراکو** میں آجکل بہت شورش برپا ہے۔ اکثر یورپین لوگ قتل ہو رہے ہیں۔ **مہارانی صاحبہ** جے پور نے لیڈی منٹو کی نرسنگ ایسوسی ایشن میں دو ہزار روپیہ دیا۔ **کلکتہ** پولیس کے یورپین سارجنٹ اپنی حالت پر ناراض ہیں کئی مستعفی ہو گئے اور کئی ملازمت چھوڑنے پر تیار ہیں۔ **اخبار** جگانتر کا سابق ایڈیٹر تو قید ہی ہے اب نئے ایڈیٹر پر بھی مقدمہ دائر ہے۔ **صوبجات** متحدہ میں ۱۵۴ دخانی کارخانے جاری ہیں جن میں ۹۰۸۰۴ آدمی کام کرتے ہیں۔ **لندن کے** شاہی ہسپتال کے فنڈ میں امریکہ کے مشہور کروڑپتی مسٹر کارنیگی نے ۱۵ لاکھ روپیہ چندہ دیا ہے۔ **ترکستان میں** مستورات نہ صرف تعلیم کے معمولی کورس کی ختم کرتی ہیں بلکہ ڈاکٹری اور وکالت کا سرٹیفکیٹ بھی حاصل کرتی ہیں۔ یہہ روسی اثر ہے جو نہ صرف مردوں ہی میں بلکہ مستورات میں بھی پھیل رہا ہے۔ واقعی ترکستان تہذیب میں ترقی کر رہا ہے۔ اور امید ہے کہ ہندوستان کی نسبت جلد ترقی کر جائیگا۔ **۱۲ و ۱۳ ماہ حال** کو لودیانہ میں بڑی بھاری بارش ہوئی یوں تو قبل ازیں بھی اچھی بارشیں ہوتی رہی ہیں۔ **ایبٹ آباد** کی آریہ سماج کا پردھان دھنی رام سربازار حضرت محمد صاحب پر فحش بیانی کرنے کی وجہ سے ایک سال کے لئے ضلع سے بدر کیا گیا۔ بلوہ کا سخت اندیشہ تھا۔ **سُنا جاتا ہے** کہ فیروزپور میں فیروزپور پریسبٹیرین کلیسیا کے درمیان ایک کتبہ رلیے میاں دین صاحب کی یادگار میں نصب کیا گیا ہے۔ **ابھی تک** پنجابی میں نیا عہدنامہ بحروف فارسی شائع نہیں ہوا۔ گورمکھی میں تو موجود ہے اور بعض حصے فارسی حروف میں بھی ہیں۔ لیکن پرانا عہدنامہ نہیں۔ اب سوسائٹی نے انتظام کیا ہے کہ سارا نیا عہدنامہ پنجابی زبان میں بحروف فارسی چھاپا جائے (مسیحی) **جاپان میں** ۹۶ فیصدی آدمی لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ افسوس ہے ہندوستان پر کہ ابھی یہاں ۳۰ فیصدی بھی لکھ پڑھ نہیں سکتے۔ **۱۲ ماہ حال** کو بلفاسٹ میں ایک بلوہ ہوا۔ بیسوی صدی بلوؤں اور اخباری مقدمات کیلئے مشہور ہے۔ **بلفاسٹ** کے بلوہ میں قریب ۵۰۰ پولیس ۱۵۰۰ فوجی سپاہی موقع بلوہ میں موجود تھے۔ بلوائیوں نے جو کثرت سے موجود تھے شکستہ بوتلوں کے ٹکڑوں سے حملہ کیا۔ ہر دو طرف سے لوگ زخمی اور ہلاک ہوئے۔ زخمی لوگ ہسپتال میں پڑے ہیں۔ اکثر بلوائی گرفتار ہو گئے ہیں۔ **۱۲ تاریخ** کو حضور وائسرائے شملہ کی سوسائٹی فنون شریفہ کا افتتاح کیا۔ شاہدین بکثرت تھے مگر گذشتہ سال کی نسبت زور خشگی اوسطاً کم تھی۔ **سر ڈنزل ابٹسن** صاحب نے ۱۳ تاریخ کی صبح کو پنجاب کی لفٹنٹ گورنری ہاتھ میں لی۔ **لاہور کے** بلوائیوں کی اپیل چیف کورٹ میں نامنظور ہوئی۔ **۱۳ تاریخ** کی خبر ہے کہ بلفاسٹ میں بلوہ زیادہ خطرناک ہو چلا ہے۔ **خدیو مصر** جرمنی کی سیر میں مشغول ہیں۔ **وزیراعظم نیپال** نے ایک حکم جاری کیا ہے۔ کہ بندے ماترم۔ یوگانتر اور انڈیا اخبارات ریاست نیپال کے حدود کے اندر کوئی شخص نہ خرید کرے۔ کیونکہ وہ برٹش گورنمنٹ کے خلاف لکھ رہے ہیں۔ ورنہ سخت تدارک ہوگا۔ بنگالی ملازمان دربار نیپال کو بھی ہدایت کی گئی کہ کسی ایجیٹیشن پھیلانے والے سے خط و کتابت نہ کریں۔ **ملک** احمد بخش ٹوانہ کو جنہیں برتھ ڈے کی تقریب پر نواب کا خطاب عطا ہوا تھا۔ اور پچھلے تین سال کابل میں برٹش پولیٹیکل ایجنٹ رہے ہیں۔ تاحیات خاص پنشن ملا کریگی۔

ایڈیٹوریل نوٹس

مسیحیت کی خصوصیت کے عنوان سے جو مضمون اخبار نور افشان مطبوعہ ۱۲ جولائی میں شائع ہوا تھا اُسپر ایڈیٹر اخبار اہل حدیث نے جواب لکھا ہے۔ ہم بخوشی تمام اُس کو ناظرین نور افشان کی دلچسپی کے لئے درج اخبار کرتے ہیں۔ مضمون جواب یہہ ہے:۔

جواب:۔

اس مضمون میں جہان ہمنے نمبر دیئے ہیں وہ قابل غور ہیں۔ اس سارے مضمون کا خلاصہ یہہ ہے کہ مسیح اور مسیحی مذہب اپنے پیرو کو ایک روحانی طاقت بخشتا ہے جو دوسرے مذاہب میں نہیں۔ ہم بہت خوش ہوتے اگر یہہ دعوے واقعات سے اپنے اندر ثبوت بھی رکھتا۔ بحالیکہ ہم انجیلوں میں دیکھتے ہیں کہ مسیح کے پہلے پیروؤن میں ایسے بھی تھے۔ جنہوں نے خود حضرت ممدوح کو چند پیسوں کے لالچ میں پکڑوا دیا۔ اور صبح ہونے سے پہلے پہلے تین دفعہ اُن پر لعنت کی۔ اودھر ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اول پیروؤن کا نمونہ ہمکو ایک ایسا راستی اور جان نثاری کا ملتا ہے کہ کسی نبی کے پیروؤن میں نہیں ملتا۔ حضور پر تمام عمر میں بڑی مصیبت اور حضور کے خادموں کی آزمایش کا وقت ہجرت کی رات کا تھا۔ یعنے جو وقت حضور نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو کوچ فرمایا تھا۔ اُس وقت حضور کے ایک خادم نے یہہ جان نثاری کی کہ حضور کے باہر جانے کے وقت آپ کے بستر پر خود لیٹ گیا کہ مخالفین محاصرین اگر اندر آئیں تو بے شک میرا کام تمام کر دین۔ مگر حضور کی ذات پر کچھ نہ آئے دوسرے خادم نے یہہ جراءت دکھائی کہ حضور کو لیکر نکل گیا اور باہر غار ثور میں کئی دنوں تک چھپے رہے۔ مگر جان نثار کے استقلال کی یہ حد کہ مجال نہیں کوئی خبر تک ہو حالانکہ کھانا اُسی کے گھر سے آتا رہا۔ پھر اُسی غار سے نکلکر دو سو میل سے زیادہ کا سفر مدینہ تک طے کیا مگر مجال نہیں کوئی خیانت یا نیت بد پیدا ہو۔ حالانکہ اسی جان نثار کے چھوٹے چھوٹے بچے مکہ معظمہ میں موجود تھے۔ جنکی نسبت بہت کچھ تفکرات ہو سکتے تھے۔ مگر اُس جان نثار خادم نے ذرہ بھر پرواہ نہ کی اور یہہ کہتا ہوا کہ ؎

دل لیا ہے تو جان بھی لیلو
ہے بے دل رہا نہیں جاتا ؛

تمام اپنے گھر بار بال بچوں کو لات مار کر اپنے ہادی برحق کا ساتھ دیا کیا اڈیٹر صاحب اس کی کوئی مثال عیسائی تاریخ میں بتا سکتے ہیں ؛

اس تقریر میں تو پیروان سے مقابلہ ہے۔ آئیے ہم آپ کو مذہب کا مذہب سے مقابلہ سنائیں۔ مگر نہ آپ کی طرح کہ صرف زبانی دعوے بلکہ بحوالہ آیات۔ غور سے سنئے!

قرآن مجید کا تو اصل مطلب اور اعلیٰ مقصد ہی یہہ ہے کہ بندوں کو خالق سے ملایا جائے۔ دیکھئے کیا ہی لطیف پیرائے میں ارشاد ہے ؛

قل ان صلواتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لاشریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین (پارہ ۸ ع ۶)

اے نبی تو کہہ دے کہ میری نماز اور قربانی بلکہ جینا اور مرنا سب کچھ اللہ رب العلمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے یہی حکم ہے اور میں اُس کے فرمانبرداروں سے پہلا ہوں ؛

ایک موقعہ پر ارشاد ہے۔

وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا (پارہ ۲۹ ع ۱۳)

"یعنے تم اللہ کا نام یاد کیا کرو۔ اور سب سے کٹ کر اُسی کے ہو رہو وہ مشرق اور مغرب کا پروردگار ہے۔ اُس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ پس تم اُسی کو اپنا کارساز بناؤ"

ایک مقام پر ہادی اسلام کی طاقت کا اظہار ہے کہ۔

یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ (پ ۲۸ ع ۱) ؛

یعنے نبی اُن لوگوں کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور اپنی صحبت کے نیک اثر سے پاک کرتا ہے اس دعوے کو نہ صرف زبان تک رکھا بلکہ کرکے بھی دکھا دیا جس کے لئے عرب کی پہلی اور پچھلی زندگی کا مقابلہ زندہ ثبوت ہے جکی نسبت یہہ کہنا غیر موزون نہیں کہ ؎

وحوش اور بہایم کو انسان بنایا
گڈریون کو عالم کا سلطان بنایا

مسیح کی شان میں تو ہم کچھ کہہ نہیں سکتے۔ وہ بیشک برگزیدہ نبی تھے لیکن اتنا کہتے ہیں کہ انکی نسبت جو اعتقاد عیسائیون نے لگا رکھے ہیں۔ یہ نہ انہوں نے سکھائے نہ انہوں نے رکھے ؛

خدا کی محبت کی نسبت قرآن مجید میں جو ذکر ہے اُس سے بڑھکر تو کیا اس کے برابر بھی کسی کتاب میں نہیں۔ غور سے سنئے!

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ (پ ۲ ع ۴)

یعنے بعضے لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے سوائے اور لوگون کو شریک بناتے ہیں یعنی خدا کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔ اس شرک کا بیان یوں سنایا کہ اُنسے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی اللہ سے چاہئے یعنے اللہ کے برابر کسی کی محبت کرنا قرآن کے محاورہ میں شرک ہے۔ پھر اسی کے ساتھ ہی اصل توحید کیطرف اشارہ کرنے کو فرمایا:۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ

یعنے جو لوگ ایماندار ہیں وہ اللہ ہی کی محبت میں سب سے زیادہ مضبوط ہیں اس آیت قرآنی میں خاص لطیف نکتہ

یہ ہے کہ اس میں خدا کی محبت کرنے کو کسی امر کے صیغہ سے بیان نہیں کیا کہ تم سارے زور سے اللہ کی محبت کرو۔ جیسا کہ انجیل میں ہے نہیں بلکہ اس میں جملہ اسمیہ کے طور پر بیان ہے۔ جس میں صیغہ امر سے بہت زیادہ مبالغہ ہے۔ کیونکہ امر کی خلاف ورزی ہو جاتی ہے لیکن ہر ایک امر کی خلاف ورزی موجب کفر نہیں ہے اس لئے امر کے صیغہ میں یہ زور نہیں جو جملہ اسمیہ میں ہے۔ کیونکہ اس کا مفاد تو یہہ ہے کہ ایمان دار وہی ہے جنکو اللہ کی محبت سب سے زیادہ ہو۔ اگر ایسا نہیں تو اُس میں ایمان ہی نہیں اسکی مثال یہہ ہے کہ سکول کا ماسٹر اپنے شاگردوں کو تاکید سے کہے کہ خوب دل لگا کر سبق یاد کرو ایک مضمون تو یہہ ہے دُوسرا یہہ بھی ہے کہ بورڈ پر لکھوا دے کہ طالب علم وہی ہے جو سبق یاد کرے پہلے حکم میں یہہ زور نہیں جو دوسرے میں ہے غالباً لٹریچر سے واقف آدمی کو اس میں شک نہیں ہو سکتا کہ پہلا حکم ایک معمولی ہے دوسرا حکم بہت زوردار ہے۔ پس ثابت ہوا کہ جن عیسائیوں (مثل مصنف عدم ضرورت قرآن) نے یہ دعوے کیا ہے کہ قرآن مجید میں خدا سے محبت رکھنے کا حکم نہیں۔ وہ قرآن کو نہیں سمجھے؎

ایکہ آگاہ نہ عالم درویشان را

توچہ دانی کہ چہ سودا ئے سرت اشیانرا

آں پیغمبر قرآن اپنے کہے پر ایسا عامل ہے کہ قرآن مجید بالفعل کہتا ہے:۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

(یعنی تمہارے لئے اللہ کا رسول عمدہ نمونہ ہے اسی نمونہ کے مطابق تم کام کرو)

یہ بھی خوب کہی کہ غیر اقوام میں انسان تہذیب اخلاق دونوں میں گر ہی گیا اور مسیحی ملکوں میں انسان ترقی کر گیا۔ اس فقرہ نے تو اڈیٹر صاحب کی نسبت ہمارے نیک گمان کو صدمہ پہنچایا معلوم ہوتا ہے یا تو وہ تہذیب اور اخلاق کے معنے نہیں جانتے۔ یا دانستہ خلط مبحث کرتے ہیں۔ مہربان من! آپ کی سابقہ تقریر سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ انسان کے لئے اعلے معراج یہہ سمجھتے ہیں کہ وہ خدا کا ہو کر رہے پس اس تعریف کے مطابق آپ انصاف سے بتلا سکتے ہیں کہ آج عیسائی ممالک میں یہ وصف ہے! عام طور پر خدا ہی کو جواب ہے۔ شراب نوشی۔ زنا کاری کی حد نہیں۔ دغا بازی کوئی عیب نہیں حق تلفی کوئی برا کام نہیں۔ میں چاہتا تھا کہ آپ کو یہاں بیٹھے ہی یورپ کی ذرا سیاحت کرواتا مگر میں جانتا ہوں۔ کہ آپ خود بھی اس سے منکر نہونگے۔ اس لئے سردست آپ کو تکلیف نہیں دیتا۔ پھر یہ بھی دیکھنا ہے کہ مسیحی ممالک نے جو ترقی کی ہے یہ عیسائی مذہب کو ساتھ لیکر کی ہے یا اُسے چھوڑ کر۔ جناب من! ہم نے تو یہ دیکھنا ہے۔ کہ مذہب کیا سکھاتا ہے یہہ نہیں دیکھنا کہ مذہب والے کیا کرتے ہیں آپ دنیا میں تاریخ کو مٹا نہیں سکتے۔ تاریخ شہادت دیتی ہے کہ مسلمانوں نے جو ترقی کی تھی۔ وہ اسلام کو راہنما بنا کر یعنے ساتھ لیکر کی تھی یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کی ترقی کے ساتھ ساتھ اسلام کی ترقی بھی نظر آتی ہے۔ یہی باعث ہے کہ مسلمانوں کا پہلا طبقہ جیسا کہ اسلامی پابندی پر مضبوط تھا ترقی میں بھی اعلے معراج پر پہنچا تھا۔ لیکن جونہی انہوں نے اسلام کو چھوڑا۔ یا جس قدر اُسکی تعلیم کو بھولے اُسی قدر تنزل ان کا ہوا۔ برخلاف اس کے عیسائیوں کا پہلا طبقہ مسلمانوں کے پچھلے طبقہ سے مشابہ ہے یعنے تیسری چوتھی صدی عیسوی تک عیسائیوں کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ بڑی ذلت کی زندگی گذارتے تھے۔ کئی دفعہ بادشاہوں کے حکم سے ان کا قتل عام ہوا۔ جو عیسائی ہوتا اسکی خیر نہ ہوتی۔ بیچارے سر چھپائے پھرتے جناب والا کیا یہ واقعات ہمکو سبق نہیں دیتے۔ کہ عیسائی مذہب اپنے اندر ترقی قومی نہیں رکھتا جو اسلام رکھتا ہے۔ ورنہ آپ کو یہہ ماننا ہوگا کہ عیسائیوں کے پہلے طبقوں کی نسبت آجکل کے ممالک متمدنہ کے عیسائی مذہب کے زیادہ پابند ہیں اگر یہہ ہے تو تاریخ عالم کو نئے سرے سے لکھنا ہوگا۔ کیا خوب؎

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کرینگے

ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کرینگے

مختصر یہ کہ مسیحی ممالک (یورپ) نے بیشک ترقی کی ہے۔ مگر نہ یہہ کہ عیسائی مذہب کی راہنمائی سے بلکہ مذہب کو چھوڑ کر اپنی راہنمائی سے۔ پس ایسی ترقی کو مذہب کے آثار سے بتانا صریح مغالطہ ہے۔ اگر ضرورت ہوئی۔ تو مسیحی ممالک کی مختصر سی کیفیت بھی دکھائی جائیگی؎

شیشہ مئے کیطرح اسے ساقی

پیٹ پر پوست کر بھرے بیٹھے ہین

اخبار اہلحدیث۔ ۲ اگست ۱۹۰۶ء

ہمارے مضمون کا دعوے یہہ تھا کہ مسیحی مذہب اپنے پیرو کو روحانی طاقت اور زندگی بخشتا ہے جو دوسرے مذاہب میں نہیں کیونکہ دیگر مذاہب اپنے اعمال اور کرنی پر زور دیتے ہیں لیکن جس حال کہ گناہ کی مزدوری موت ہے جس کے۔ انسان کی موجودہ زندہ حالت میں یہہ معنے ہیں کہ ایک طرف انسان نے خدا کی طرف سے اپنا منہ پھیر لیا ہے اور نفسانی زندگی بسر کرتا ہے اور دوسرے طرف سے خدا نے بھی اپنی خاص حضوری اُس میں سے ہٹالی ہے تو اس صورت میں ہماری کرنی اور ہمارے اعمال کس کام کے وہی ایک ادق مسئلہ ہے جس کا جواب صرف مسیحی مذہب دیتا ہے۔ اس مسئلہ کے متعلق ہمکو پہلے یہہ دیکھنا ضروری ہے کہ مجھے ہونا کیا چاہئے آیا میں وہ ہوں جو مجھے ہونا چاہئے۔ پھر یہہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ مجھے کرنا کیا چاہئے۔ دیگر مذاہب

پہلے امر سے قطع نظر کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے پیروؤں کی زبان پر تو یہ کچھ معنے نہیں رکھتا وہ اپنی تباہ حالت اور سیاہ دل سے ہرگز آگاہ نہیں ہوئے ہیں۔ ہاں دوسرے امر پر زور دیا جاتا ہے اور اُس حالت میں انسان اپنے لئے ایسے وظائف و تعینات مقرر کر لیتا ہے جو سہل ہوتے ہیں کیونکہ دستورات اور رسومات کا پابند ہونا سہل ہوتا لیکن اخلاقی شریعت کا پابند ہونا امر محال ہوتا ہے۔ مسیحی مذہب پہلے امر کی طرف مخاطب ہوتا ہے۔ چنانچہ مسیح کی تعلیم میں اُسی امر پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ وہ فریسیوں اور فقیہوں کو بھی جتاتا رہا کہ تم ظاہرداری میں تو پورے اترتے ہو لیکن اپنی زندگی سے باطنی شریعت کا ستیاناس کرتے ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جس کسی نے مسیحی مذہب کی اس خصوصیت کو پہچانا ہے وہ حقیقی تائب ہو کر فضل کا خواستگار ہوا ہے۔ نئی زندگی کا پہلا تخم توبہ ہی ہے جس کے یہہ معنے ہیں کہ نفسانی زندگی کی طرف سے مردہ ہو کر خدا کی طرف پھرنا۔ محمد صاحب نے جنکو ہم بے شک عرب کا ایک بڑا مصلح مانتے ہیں اس مسئلہ کو حل نہیں کیا۔ قرآن میں گناہ کے مقابلہ میں خدا کے عادل و قدوس دکھایا نہیں گیا ہے بلکہ وہ کریم و رحیم ظاہر کیا گیا ہے گویا وہ گناہ سے چشم پوشی کرتا ہے اور گنہگار انسان کو الزام اور سزا کا مورد نہیں بناتا ہے بلکہ جو روزہ رکھتا ہے۔ مقررہ نماز ادا کرتا اور زکوٰۃ و خیرات دیتا ہے وہ بہشت کا وارث ہوتا ہے۔ خیر اسپر کبھی اور۔ اڈیٹر صاحب فرماتے ہیں کہ مسیح کے پہلے پیروؤں میں ایسے تھے جنہوں نے خود اُنکو پکڑوا دیا اور تین دفعہ اُن پر لعنت کی۔ لیکن آنحضرت کے اول پیروؤں کا نمونہ راستی اور جان نثاری کا منتہے اگر آپکا اشارہ یہودا کی طرف ہے تو ہمارا جواب یہہ ہے کہ وہ شروع ہی سے شیطان کا فرزند تھا وہ توبہ کی راہ سے مسیح کے پاس نہیں آیا اور نہ ہی اُس نے مسیحیت کی حقیقت کو پہچانا۔ اُسکی غرض نفسی تھی مسیحیت تب ہی اُسپر اثر کر سکتی تھی اگر وہ حقیقی متلاشی دین ہو کر مسیح کے دایرہ میں آتا تب تو حقیقی توبہ بھی اُسمیں پیدا ہوتی اور وہ مسیح کی خاطر سب کچھ کر کے دکھاتا لیکن اُس کے دل میں نفسانی خواہشات جاگزین تھیں اور برابر رہیں اس لئے رحمت کا دروازہ اُسپر بند ہوا اور وہ ہمیشہ کی موت کا لقمہ بنا۔ باقی شاگردوں کی نسبت ہم آپکو اُنکی واقعی راست جان نثاری کا نمونہ دکھاتے ہیں آپ پر اور آپ کے ناظرین پر واضح رہے کہ بائبل کا صحیح مطالعہ واقعات کے متعلق صرف ایک ایک یا جدا جدا حقیقت کو لیکر نہیں ہوتا۔ مثلاً پرانے عہدنامہ میں اگر ہم حضرت داؤد کی کیفیت کو پڑھیں اور صرف اُس واقعہ کو پڑھیں جسمیں اُس کے گناہ کرنے کی کیفیت ہے تو حضرت کے حق میں ہمارا خیال ہرگز اچھا نہ ہوگا۔ لیکن جب ہم اُسکی تمام زندگی کی حالت کو پڑھتے ہیں تو ہمکو ایک ایسا شخص نظر آتا ہے جس کے ایمان میں حقیقت تھی اور جس کی دینداری اعلےٰ درجہ کی تھی۔ اسی طرح مسیح کے شاگردوں کی واقعات کو پڑھنا چاہئے۔ وہ پہلے پہل مسیح کے دایرہ میں متلاشی دین کے طور پر آئے۔ رفتہ رفتہ وہ مسیح کی روحانی تعلیم کی حقیقت تک پہنچے۔ کبھی مسیح کی بادشاہت کو جسمانی سمجھا اور اُس کے مطابق انکا حوصلہ بڑھا اور بالکس کا کان تک اڑا دیا تاکہ مسیح کو صدمہ نہ پہنچے مسیح کی پستی کی حالت کو دیکھکر انکی امیدیں خاک ہو گئیں کبھی بزدلی نے اپنا سیاہ منہ دکھایا حتیٰ کہ مسیح کا انکار تک بھی کر گئے۔ لیکن یہ گرنا انکا اس امر کی دلیل نہیں ہے کہ انکا دل سیاہ یا سخت ہے بلکہ یہانتک کہ انکی زندگی کی کیفیت کے مطالعہ سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ اب تک انہوں نے مسیح کے اصلی مدعا اور تعلیم کو نہیں سمجھا ہے اُنکی آنکھیں ابتک مسیح کو یہودیوں کی عینک سے دیکھتی ہیں لیکن جناب من انکی کیفیت زندگی کو مسیح کے صعود فرما ہونے کے بعد میں دیکھئے جب کل راز اُن پر کھل گئے تب تو وہی پطرس جسنے پہلے مسیح کا انکار کیا اب کیسی بلا کی دلیری سے اہل یہود کے سرداروں پر مسیح کے موت کا الزام لگاتا ہے اور اُس کے جی اٹھنے پر زور سے شہادت دیتا ہے۔ مسیح کی خاطر دکھ اٹھاتا ہے۔ قید میں پڑتا ہے اور آخر اُسکی خاطر شہید بھی ہوتا ہے۔

باقی آیندہ۔

اڈیٹر اہلحدیث سے التماس ۔ براہ مہربانی اپنی قلم اُٹھا رکھیں جب تک ہم آپ کے مضمون کا جواب ختم نہ کر لیں۔ ہم حتی الوسع کوشش کرینگے کہ اس بحث میں تعصب کو جگہ نہ دیں اور اخلاق سے پیش آئینگے اور ہم توقع رکھتے ہیں کہ آپ سے بھی ایسا ہی ظہور میں آئیگا۔ یہہ مضمون جو زیر بحث ہے مذہب کا لب لباب ہے اور دلچسپی سے خالی نہ ہوگا ؎

ایڈیٹر نور افشان

آریہ صاحب کا یہہ کہنا کہ جنم کا اندھا پیدا ہونا اُس کے کرم پر منحصر ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ایک صحیح بچہ جو آنکھوں سمیت پیدا ہوا لیکن چیچک یا کسی اور مرض میں مبتلا ہو کر بچپن میں ہی اندھا ہو گیا اُسپر کس کرم نے اثر کیا؟ حقیقت یہہ ہے کہ پچھلے کرم موجودہ جنم کا سبب نہیں ہیں ہمارے گذشتہ کرم کا ہونا ثابت نہیں ہے باقی رہا یہہ کہ کیوں دنیا میں دکھ پایا جاتا ہے اس کا جواب یہہ ہے کہ گناہ کی وجہ سے دنیا زیر لعنت ہے۔ گناہ کی موجودگی کی وجہ سے تندرست اور کمزور پر غلبہ کرتا ہے گناہ کی وجہ سے دنیا میں مختلف حالتیں نظر آتیں ہیں۔ خدا ان حالتوں کا پیدا کرنے والا نہیں ہے



جیسا آریہ لوگ مانتے ہیں بلکہ خدا نے ایسی حالتوں کو ہونے دیا ہے یا انکو اذن کیا ہے۔ تاکہ اُس کی حکمت اور بزرگی ظاہر ہو۔ اُس کی بزرگی اور حکمت اِس امر میں ہے کہ وہ لوگ جو گناہ کے نتائج کو دیکھکر عبرت نہیں لیتے اور نہ ہی دکھ اور درد کے رفع کرنے میں ہاتھ بٹاتے ہیں وہ اپنے لئے سزا کے پیالہ کو لبریز کرتے ہیں اور وہ جو غریبوں اور محتاجوں اور مریضوں کا ساتھ دیتے ہیں وہ مسیح کے نقش قدم پر چلکر اُس کی بزرگی اور حکمت ظاہر کرتے ہیں +

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مذہب عیسوی ہندوستان میں ترقی کرتا نظر نہیں آتا۔ جس اندازہ سے یہ لوگ ترقی کا موازنہ کرتے ہیں وہ بلحاظ تعداد ہے اگرچہ عرصہ سے ہندو و مسلمان عیسویت کی طرف رجوع نہیں کر رہے ہیں تو خواہ مخواہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ ترقی کے آثار نظر نہیں آتے۔ ایک وقت تھا جب بہت سے لوگ ہندو مسلمانوں میں سے عیسویت کی طرف رجوع ہوئے لیکن موجودہ زمانہ میں وہ صورت ترقی نظر نہیں آتی۔ ہمارے خیال میں اِس امر کو دریافت کرنا چاہئے کہ کیوں ابتدا میں ترقی کے آثار نظر آنے لگے لیکن بعد میں سلسلۂ ترقی قایم نہ رہا۔ اگر سچی تعلیم او مسیح اور اُس کی زندگی نے اوایل میں لوگوں کے دلوں میں گھر کر لیا تھا حتیٰ کہ نو مریدوں نے تمام مشکلات کا سامنا کرکے اور تمام قومی حقوق اور گھر کے آرام و آسایش پر لات مار کر مسیح کا علانیہ اقرار کیا جبکہ انکو در سے بے در اور یگانہ سے بیگانہ ہونا پڑا تو کیا وجہ ہے کہ اب وہی عیسویت انکی بعد کی نسلوں سے اُسی طرح اپیل نہیں کرتا۔ یہ ایک ایسا مضمون ہے کہ جس پر بہت غوض و فکر کے بعد رائے دینی چاہئے ہم چاہتے ہیں کہ ناظرین نور افشان میں سے کوئی اس مضمون پر خامہ فرسائی کرے ہم چاہتے ہیں کہ اس اہم مضمون پر کھلم کھلا بحث ہو لیکن لکھتے وقت اس امر کی احتیاط ۴۲

مُراسلات

شہنشاہ بحر و بر۔ زینت تاج برطانیہ ایڈورڈ قیصر ہند دامت ملکہا و حشمتہا کی سالگرہ کی خوشی کے جلسے مُظفرگڈھ میں

اوّل۔ اشعار دعائیہ۔ از واعظ

اے شاہ ہند تجھپہ ہے فضل خدا ہوا +
سرپہ ہے تیرے سایہ فگن اب ہما ہوا +
دشمن لعین شہا تیرا اب زیر پا ہوا
تحسین کا شور تیرے لئے بر سما ہوا
کہتے ہیں گوڈ سیو دی کنگ تجھکو ہندیان
ملکے گیت گاتی ہیں انگلینڈ کی لیڈیان
اے بادشاہ تیری سلامت ہو سلطنت
قایم سدا رہے تیری اے شاہ مملکت
شاہوں پہ تیری رکھے خداوند تمکنت
نصرت فتح نصیب تجھے ہو مدامت
اقبال و بخت اے شہا یاور تیرا رہے
حامی و رہنما سدا داور تیرا رہے
انگلنڈ و ہند تابع میں تیرے ہوں تاجدار
خوف و ہراس تیرا رکھیں سارے نابکار
سب خیر خواہ تیرے ہوں شاہان نامدار
بدخواہ تیرے روسیاہ ہوں اور شرمسار
جنگ و جدل کا نام نہ تیرے یہاں رہے
توپ و تفنگ کا نہ جہان میں نشان رہے
اپنے وطن سے جلد ہوں بے وطن روسیاہ
بدخواہ جو رعایا کا ہو جلد ہو تباہ وہ
باغی خدا کرے کہ نہ ہو کوئی بھی سپاہ
سایۂ خدائے پاک کا تجھپر رہے شہاہ
سرتوڑے اس کا تیرے مقابل جو سر اٹھا
ہندو ہو یا مسیحی کہ مسلم ہو آریا
تیرے حضور سب تیرے جہان شاد ہوں
ہندو ہوں شادمان مسلمان شاد ہوں
گورے سیاہ فام کرسٹان شاد ہوں
مسرور اہل عقل ہوں نادان شاد ہوں
سر جو اٹھائے سامنے تیرے ذلیل ہو
تیرا غلام خسرو الپسر خلیل ہو
اے شاہ تیرے عہد سے طاعون دور ہو
ہندوستان سے قحط بھی ملعون دور ہو
مے کی زیادتی کا یہ قانون دور ہو
ہاں تیرے ہاں سے ٹکس کا مضمون دور ہو
واعظ کی ہے دعا یہی اے میرے بادشاہ
انصاف و رحم تیرے مشیروں کو دے خدا

دویم ۲۸ تاریخ جمعۃ المبارک کیونکہ ہمارے بادشاہ قیصر ہند کی سالگرہ کا دن تھا۔ جس وقت شاہ خاور نے ستاروں کی فوج کو شکست دیکر افق سے سر نکالا دنادن ملتان چھاونی سے سلامی کی توپوں کے سر ہونے کی آوازیں آنے لگیں۔ وفادار رعایا اور خیر خواہان سلطنت برطانیہ کی زبان سے دعائے خیر اور درازی عمر کے دعائیہ کلمات زبان سے بے اختیار نکل پڑے۔ مظفرگڈھ میں قریب شام کے ہندو مسلمان روسار کا جلسہ ڈسٹرکٹ کمیٹی کے تلیری باغ میں فراہم ہوا۔ ہندو مسلمان سبھی مدعو تھے۔ یہ جلسہ صرف وفادار رعایا اور دیسی اہلکاران ضلع ہی کی طرف سے تھا۔ اس دن ہمارے مہربان ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر مسٹر کلارک شملہ تشریف لے گئے

ہوئے تھے۔ جلسہ خوب رونق دار تھا۔ سب لوگ شاداں اور خوش تھے۔ صلح دوستی اور کلمات دعائیہ کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا ؛

سویم۔ شام کو نو بجے بعض وکلا کے مکان لو ریائے صاحب کدار ناتھ جج کے مکان پر چراغاں کی رونق ہوئی ہماری میونسپل کمیٹی نے بھی اپنے چبوترے پر چند چراغ جلا کر شہیدوں میں نام دھر لیا۔ سب سے اچھی اور با رونق روشنی لالہ پیارے لال وکیل کے مکان پر تھی۔ بندہ بھی روشنی کی بہار دیکھنے کو لالہ پیارے لعل صاحب کے مکان پر جا پہنچا۔ وہاں عجیب لطف ہوا کوئی چالیس پچاس آدمی وہاں جمع تھے۔ اور ایک دوسرے کو کہہ رہے تھے۔ جلدی کرو۔ دیر ہوتی ہے۔ کسی کو بلاؤ یہ سب کے سب آریا اور ہندو احباب تھے۔ میں نے پوچھا کہ کس بات کی گھبراہٹ ہے۔ ایک صاحب فرمانے لگے۔ کہ وکیل صاحب نے آتشبازی منگوائی ہوئی ہے۔ کوئی چلانے والا نہیں۔ میں نے کہا کہ لاؤ میں چلا دیتا ہوں۔ بس پھر کیا تھا۔ نکال لائے بندہ واعظ نے تمام چلا کر خاک کر دی۔ آتشبازی بہت عمدہ تھی۔ ہوائیاں۔ گیلے۔ انار چکر۔ ماہتابیاں لاٹو غرض کہ بہت قسم کی آتشبازی تھی۔ تماشبین سینکڑوں تھے۔ بندہ سے ایک چکر بے اختیار ہاتھ سے نکل گیا اور وہ کراڑوں کی ٹانگوں میں جا گھسا تھا۔ پھر تو وہ افراتفری پڑی کہ توبہ ہی بھلی۔ لگے ایک دوسرے پر گرنے۔ خیر گذری کہ کسی کو نقصان نہیں پہنچا۔ خیر و خوبی سے یہ خوشی کا وقت بسر ہوا۔ مجھے صرف اس بات کا تعجب ہوا کہ ہندؤں اور آریوں پر جو بغاوت کا الزام لگایا جاتا ہے۔ یہ کر ہی کیا سکتے ہیں۔ جب وہ اتنا ذرا سا کام نہیں کر سکتے کہ معمولی آتشبازی چلا سکیں۔ تو انہوں نے سرکار دولت مدار ابد پائیدار کا کیا مقابلہ کرنا ہے اگر کسی کے دل میں یہ امنگ ہوئی بھی ہو۔ تو یہ صرف بیوقوفی اور نالائقی تھی۔ جس کا خمیازہ انکو اٹھانا پڑا۔ کیا لومڑی شیر کا مقابلہ کر سکتی ہے ؛

چہارم۔ منٹگمری کے بعض صلح کل اور با اخلاق اشخاص نے ملکر ایک تھیٹریکل کمپنی تیار کر رکھی ہے جس کا نام صلح کل اخلاقی ناٹک کمپنی ہے جس کے گاہے گاہے کھیل ہوتے ہیں۔ اور مفت ہی دکھائے جاتے ہیں اس کا مدعا یہ ہے کہ جوان شراب خوری اور بد اخلاقی اور ارباب نشاط کے جلسوں سے بچکر اچھی عادتیں اور نیک اخلاق سیکھیں۔ اس کمپنی کے منیجر لالہ دربار ی لال صاحب ہیں۔ جو نہایت ہی با اخلاق اور واقعی صلح کل آدمی ہیں۔ ۹ تاریخ کی رات کو ۱۰ بجے قیصر ہند شاہ ایڈورڈ کی سالگرہ کی خوشی میں آج کمپنی کے منیجر صاحب کی طرف سے تماشے کا نوٹس تھا۔ چنانچہ ٹھیک ۱۰ بجے تماشا شروع ہوا۔ پردہ اٹھتے ہی کیا نظر آیا۔ تمام ایکٹر زرق برق پوشاکیں پہنے باادب ایستادہ ہیں درمیان میں ماسٹر الطاف مسیح واعظ ایک سنہری تاج پہنے اور شاہی سنہری لبادہ اوڑھے گھٹنوں کے بل کھڑا ہے۔ جوں ہی پردہ اٹھا ینگ واعظ نے شاہ کی سلامتی کا گیت انگریزی میں نہایت خوش الحانی سے گانا شروع کیا ؛

گوڈ سیو اور گریشس کنگ

جیوں گیت شروع ہوا۔ تمام حاضرین باادب کھڑے ہو گئے۔ اور جب تک گیت ختم ہوا۔ کھڑے رہے پھر ایکٹروں نے تماشا شروع کیا۔ جو اپنی حالت میں اچھا تھا۔ لالہ درباری لال نے اس موقعہ پر آتشبازی بھی چھوڑی۔ اور بعض ذی اقتدار حاضرین کی سوڈا واٹر سے تواضع بھی کی گئی۔ اور گلوں میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے ؛

آخر میں لالہ درباری لال صاحب نے قیصر ہند کی خیر خواہی کے کلمات فرمائے اور دو دفعہ دعائے خیر کی گئی۔ اور اپنی خیر خواہی کا اظہار کیا۔ ہم بھی لالہ صاحب کو اُن کی اس وفاداری خیر اندیشی کے واسطے مبارکباد دیتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا سب کو گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی اور وفاداری کی ایسی ہی ہمت بخشے

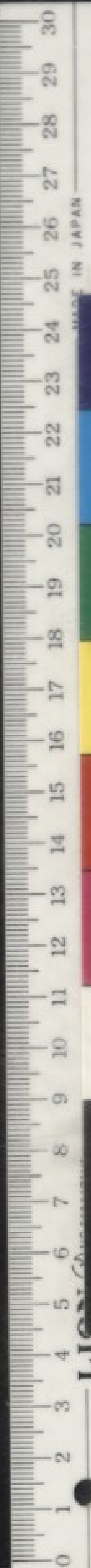
راقم ــــــــــ

واعظ

ویدوں کے براہمن

مروجہ براہمن اِن دنوں میں اہل ہنود اور خاص کر اُن میں سے نکلا ہوا آریا سماج وید کے براہمن بھاگ کی بہت قدر کرتے ہیں۔ لہٰذا ان تصنیفات کا مفصل بیان کرنا محض ناظرین کی بے صبری کو بڑھانا ہے سو ہم یہاں پر نہایت مختصر طور سے مختلف ویدوں کے براہمنوں کا بیان کرتے ہیں ؛

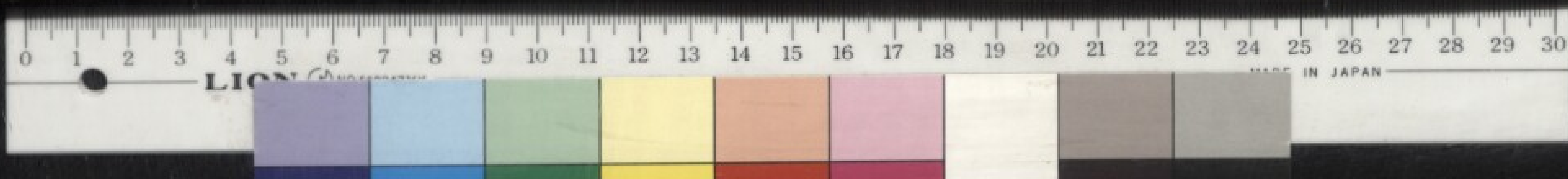
رگوید کے دو براہمن ہیں۔ ایتریہ اور کوشیتکی۔ قدیم ایتریہ براہمن کو اشوالائین اور کوشیتکی براہمن کو شانکھائین بھی کہتے ہیں۔ ایتریہ براہمن مہی داس ایتریہ پر منسوب کیا جاتا ہے جو وشال رشی کی بیوی اترا کا بیٹا تھا۔ دونوں براہمنوں میں قریب ایک ہی مضامین کا بیان ہوتا ہے۔ لیکن بیان کرتے وقت اکثر ان مضامین کی نسبت ایک کی رائے دوسرے سے مختلف ہے سو دونوں براہمنوں کا ملاحظہ کرنے سے گمان ہوتا ہے کہ ایک ہی براہمن کے دو مجموعے ہیں۔ ایک مجموعے کو ایترین لوگ اور دوسرے کو شانکھائن لوگ استعمال کرتے تھے۔ ایتریہ میں ۴۰ ادھیائے ہیں اور کوشیتکی میں ۳۰۔ ایتریہ کے آخری دس باب کوشیتکی میں نہیں پائے جاتے۔ اس لئے گمان کیا جاتا ہے کہ یہ دس باب پیچھے ایتریہ میں بڑھائے گئے۔ دونو براہمنوں میں بہت سے قصے کہانیاں مندرج ہیں ایتریہ براہمن کی ایک مشہور کہانی شنہ شیپ کی بابت ہے۔ جس سے بعض علما گمان کرتے ہیں کہ ویدک زمانے میں بھی نر بلی ہوا کرتی تھی ؛



کو گڈ نایٹ کرکے سونے کو چلی گئیں۔ جنی اور میں بھی اپنے کمرہ کو گئیں۔ پلنگ پر لیٹ کر ہم تھوڑی دیر تک باتین کرتی رہیں اور پھر بےخبر سو گئین۔ دوسرے روز میری پھوپھیوں نے میری ملاقات کو دو چار دوستوں کو کھانے پر بلایا تھا۔ ۸ بجے کے قریب سب مہمان آپہنچے اُنہیں سے ایک کون نکلا کر وہی مسٹر بنین جو کہ ایکر نیم مسٹر جانسن کے کھانے پر بھی آیا تھا۔ اور جس کا ذکر میں آگے کر چکی ہون۔ وہ مجھے دیکھ کر بہت حیران ہوا اور کہنے لگا کہ مس بیلی ایسی خوشی کی تو بالکل امید نہ تھی کون جانتا تھا کہ ہم پھر ملینگے۔ اتفاق کی بات ہے کہ میں چھ ہفتے ہوئے کہ اس جگہ کسی خاص کام کیواسطے آیا تھا اور اتفاق ہی سے ایک دوست کے گھر میں میری آپکی پھوپھیوں اور بہن سے ملاقات ہوئی۔ اور دیکھئے کہ کس اتفاق سے آج آپ بھی یہان مل رہین آخرش یہہ دنیا بہت بڑی نہیں ہے۔ کھانے کے بعد جب ہم لوگ بیٹھنے کے کرہ میں آئے تو مسٹر بنین میرے سے کہنے لگے کہ مجھے آپ کی وہ عمدہ گیت کبھی نہیں بھولی بلکہ مینے اُس کے بول اپنے واسطے فوراً منگوالئے تھے آج آپکو مہربانی سے پھر سنانا ہو گا۔ میں نے کہا بہت اچھا بہت خوشی سے گاؤنگی۔ مینے اپنی پھوپھی سے اجازت لیکر باجے کو کھولا اور اُس گیت کو گایا۔ جب میں گا کر اٹھی تو کسی دوسری میم صاحب نے جنی سے وائلن بجانے کی درخواست کی چنانچہ اُس نے بجایا سب مہمان بہت خوش ہوئے۔ کیونکہ اسمیں شبہ نہیں ہے کہ تانت والے باجے سب سے زیادہ میٹھے ہوتے ہیں اور جنی بجانے والی بھی خوب تھی۔ ساڑھے گیارہ بجے کے قریب سب اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے اور ہم اپنے سونے کے کمرون کو تیسرے روز میری

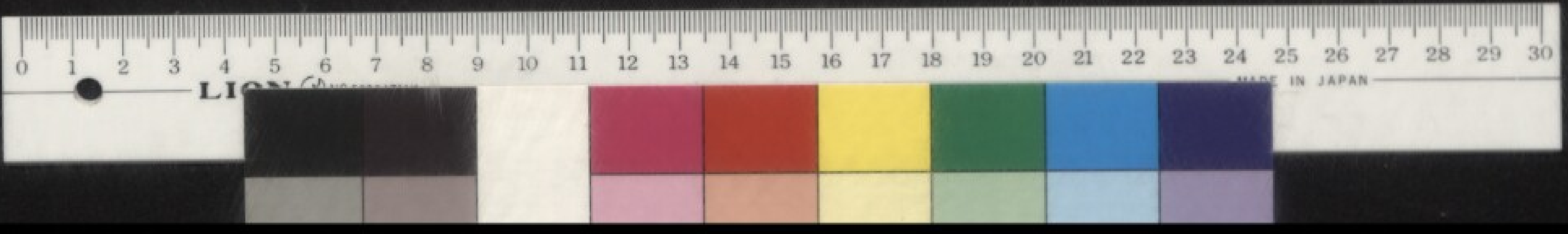
آپ کی اس وقت کی باتون سے میرا بھی دل اُس ملک کی طرف جسکو خداوند تعالے نے اپنی بڑی حکمت سے ہماری قوم کو دیا ہے لگا رہیگا۔ لو خداحافظ بشرط زندگی پھر ملینگے۔ خدا کرے کہ تمہارے وسیلہ سے بہت روحین بچائی کو حاصل کرکے ابدی زندگی پاویں۔ انہون نے میرے واسطے دروازہ کھولا مینے چھتری ہاتھ میں لے لے واپس گھر کا راستہ لیا۔ گھر پہنچتے ہی میں جنی کے کرہ میں گئی وہ پڑھ رہی تھی کتاب رکھ کر پوچھنے لگی کہ مریم تم اتنی دیر کہاں رہی۔ میں تمہارا راستہ دیکھ رہی تھی کہ آؤ تو تمہارے سے کہون میرے اور میری غریز مان میں صلح ہو گئی ہے۔ اور مین نے ایک مرتبہ پھر اُن سے وعدہ اور اپنے دل میں ارادہ کیا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو میں خدا کے فضل اور اس کی قوت سے شیطان کو اپنے دل میں جگہ نہ دونگی بلکہ اُسپر غالب آنے کا قصد کرونگی۔ مینے کہا پیاری جنیا میں یہہ سنکر نہایت خوش ہوئی۔ خدا یقیناً تمہارے ارادہ کو پورا کرنے کی طاقت تمہیں دیگا۔ ہر وقت اُس سے مدد چاہو وہ صادق القول ہے ؞

تیسرے روز صبح نوکر گاڑی لایا اور میرا بکس اُسپر دھر دیا اور بعد ہر ایک سے رخصت ہونے کے میں سوار ہو گئی۔ چلتے وقت جنیا آنکھوں میں آنسو بھر لائی پر کچھ نہ کہا۔ صرف اتنا ہی کہ مریم مجھے امید ہے کہ تم اپنی بہن کو اچھی پاؤگی۔ اور کہ جلدی واپس آجاؤگی۔ مینے جواب دیا کہ ضرورت سے ایکدن زیادہ نہیں رہوگی۔ چار گھنٹے کے سفر کے بعد میں اس شہر مخصوص میں پہونچگئی جو کہ قریب دو سو میل کے فاصلہ پر تھا میری چھوٹی پھوپھی اسٹیشن پر تھی۔ مجھے بہت پیار اور خوشی سے ملی اور اپنے ساتھ گاڑی



پر سوار کر کے گھر میں لے آئی ۔ راستہ میں میں نے اُن سے جتے کا حال پوچھا۔ کہا کہ اب تو بالکل اچھی ہے صرف کچھ کمزوری باقی ہے اور کہ اگر آج دن ایسا ٹھنڈا نہ ہوتا تو اسٹیشن پر وہ بھی تمکو لینے آتی جب گاڑی گھر کے پھاٹک پر پہنچی جتے دوڑ کر آگے آئی اور میرے گلے لپٹ کے یہہ کہہ کر رونے لگی کہ میری پیاری بہن تمنے مجھے اتنی دیر اکیلا کیوں چھوڑ رکھا۔ میں نے اُس کو پیار دلاسے کے بعد یہہ کہا کہ عزیز جتے کیا خوب ہے تیرا یہہ کہنا کہ مجھے اکیلا چھوڑ رکھا۔ ذرا سوچ تو کہ تو اکیلی رہی یا میں۔ تو تو اپنے رشتہ داروں کے پاس تھی جو تجھ کو ایسا پیار کرتے ہیں جیسا اپنی بیٹی کو پر میں کہاں اجنبیوں کے پاس اور تابعداری میں۔ تب وہ مسکرانے لگی اور کہا بیشک یہہ تو تم نے سچ کہا۔ جتی بہت قد کر گئی تھی اور شکل وصورت میں خوب ٹھیک۔ اُس کے اُٹھنے بیٹھنے بول چال کے طور طریق بھی بہت درست۔ میں اُسمیں اتنی ترقی دیکھ کر نہایت خوش ہوئی اور خدا کا شکر کیا کہ اس نے ایسا عمدہ بندوبست جتی کے لئے کیا جس سے اُسکو دینی اور دنیوی دو نو فائدے حاصل ہوئے۔ کیسی خوش میری ماں ہوتی میں نے سوچا اب اُسی لڑکی کو دیکھ کر کہ جس کے واسطے اس کا دل مرتے وقت بھی فکرمند تھا۔ تھوڑی دیر میں چاے آئی اُس کے پینے کے بعد میری پھوپھیوں نے جتی کو کہا کہ جاؤ مریم کو اپنا کمرہ دکھلاؤ۔ چاہیئے کہ وہ تھوڑے عرصہ کے لئے لیٹ رہے تاکہ راستہ کا تکان کسی قدر کم ہو۔ جتی اسی وقت اُٹھی اور میرا ہاتھ پکڑ اپنے کمرہ میں لے آئی۔ وہ کمرہ دوسری منزل پر تھا اور خاصا وسیع۔ سب چیزیں آراستہ۔ کوئی کپڑا کاغذ مٹی ادہر ادھر نہیں پڑی تھی۔ سب کچھ اپنے اپنے ٹھکانے پر قرینہ سے

دھری اور صاف ستھری۔ دیواروں پر قلمی تصویریں اُس کے اپنے ہاتھ کی بنائی ہوئی لٹک رہی تھیں کیونکہ اُس کو مصوری کا شوق بہت پیدا ہوا تھا اور اب اچھی طرح بناتی تھی۔ وہ اس سال سے کسی اسکول میں نہیں جاتی تھی پر تین اُستانیاں ایک جرمن دوسری مصوری تیسری وائلن باجا مختلف وقتوں پر سکھلانے آتی تھیں اور ہفتہ میں ایک دفعہ وہ کسی سکول میں دستکاری یعنے قصیدہ اور کپڑا کاٹنے اور سینے کا کام سیکھنے کے لئے آپ جاتی تھی۔ غرضیکہ اُسکی تعلیم میں کسی قسم کا فرق نہ تھا۔ جو کچھ شریف لڑکیوں کی تعلیم کیواسطے فرور اور مناسب ہے سب اسکو سکھلایا جا رہا تھا۔ کمرہ کو دیکھ دا کھکر میں لیٹ رہی اور تھوڑے عرصہ میں بیخود سو گئی۔ جب سات بجے تو جتی نے مجھے جگایا کہ اٹھو منہ ہاتھ دھو کھانے کا وقت قریب ہے۔ میں جلدی اُٹھی منہ دھو کھانے کے کمرہ میں جتی کے ساتھ گئی۔ میری پھوپھیاں آگے ہی میز پر بیٹھی تھیں کہنے لگیں کہ آؤ مریم اب تو تم اپنا سب حال شروع سے بتلاؤ کیسی خوشی کا دن آج ہے کہ ہم لوگ پھر ایک دفعہ اکٹھے ہوئے ہیں خدا کے نام کی تعریف ہو جب کھانا ختم ہوا ہم سب بیٹھنے کے کمرہ میں گئے ۔ میری پھوپھیا اپنا اپنا قصیدہ کا کام کرنے بیٹھ گئیں اور جتی کو کہا کہ تم اپنا وائلن مریم کو بجا کر سنا دو۔ اس کو اس باجہ کو سیکھتے ہوئے صرف تین برس ہوئے تھے لیکن ایسی نزاکت سے بجاتی تھی کہ سبکو امید تھی کہ کچھ عرصہ کے بعد اچھا بجانے لگیگی حسب دستور ۱۰ بجے سب نوکر کھانے کے کمرہ میں جمع ہوئے ہم سب بھی وہاں گئے اور میری بڑی پھوپھی نے چند آیتیں زبور کی پڑھ کر دعا مانگی اُس کے بعد سب



سام وید کے نام سے بہت سے براہمن مشہور ہیں ان میں سے تانڈیہ براہمن سب سے زیادہ مشہور ہے۔ اس براہمن کے کئی نام ہیں۔ تانڈیہ براہمن تانڈیہ مہا براہمن پروڈھا براہمن اور پنچ ونگش براہمن اِس کو اِس لئے پنچ ونگشن براہمن کہتے ہیں کہ اس میں ۲۵ پرپاٹھک (؟) ہیں ویبر صاحب اس براہمن کے مضامین کو سوکھے اور فضول قرار دیتے ہیں۔ پر اس میں بھی بہت قصے دکہانیاں مندرج ہیں جنہیں علما اُس زمانہ کے حالات دریافت کرنے کی غرض سے شوق سے پڑھتے ہیں۔ اس براہمن میں مخص سوم یگیا اور اُس کے متعلق سامن کے گائے جانے کا بیان ہے۔ سام وید کے دوسرے براہمن کا نام شڈ ونگش (یعنی چھبیواں) براہمن ہے۔ یہہ براہمن پنچ ونگش براہمن کا تتمہ سمجھا جاتا ہے اس میں ایسے ایسے رسومات کا بیان ہے جو یگیا کے بدشوگن روکنے کے لئے ادا کی جاتی تھیں یا وہ رسومات جو بیماری یا مویشی و فصل کا نقصان دولت کا نقصان زلزلہ بجلی کا گرنا عورت کے حمل کا گرنا وغیرہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ سام وید کا تیسرا مشہور براہمن سام ودہان براہمن ہے۔ اس میں کل تین باب ہیں جن کے پہلے میں تپ اور پرائشچت (ریاضت و کفارا) کا بیان ہے۔ باقی دو بابوں میں کامیاکرم یعنی وہ رسومی افعال جن سے سحری قوت حاصل ہوتی ہے ان کا بیان ہے یہ ایک نیا براہمن ہے۔ اور علما کی رائے میں قریب قریب تین سو صدی عیسوی کی تصنیف ہے۔

(۴) ونگش براہمن۔ اس میں سام وید کی آچاریوں (استادوں) کے سلسلہ کا بیان ہے (۵) آرشیا براہمن اس کو سام وید کی انوکرامنی (انڈکس) سمجھنا چاہئے۔

(۶) دیوتا دھیایا براہمن۔ اس کے پہلے حصے میں سام وید کے دیوتاؤن کا بیان ہے اور حصون میں اور اور باتیں ہیں۔ علما اس کو چوتھی صدی عیسوی کے قریب قریب کی تصنیف قرار دیتے ہیں۔ (۷) سنگھتو پنشد براہمن اس کے پہلے تین حصون میں قرأت، قواعد کی نسبت چند باتیں ہیں۔ چوتھے حصے میں گرو کو دان کرنے کا بیان اور پانچویں حصے میں ایسے منتر ہیں جنکے معنے و مطلب عام فہم نہیں۔ (۸) جیمنیا یا تلبکار براہمن۔ اس کا ایک حصہ کینا یا تلبکار اپنشد ہے۔ (۹) منتر یا چھاندوگیہ براہمن۔ اس کے پہلے دو پرپاٹھک براہمن ہے اور باقی آٹھ پرپاٹھک چھاندوگیہ اپنشد ہے جو بہت مشہور ہے۔ براہمن حصے میں شادی بیاہ بچون کی پیدائش ان کے گرو کے گھر بھیجا جانا باپ دادون کو جل پنڈ چڑھانا وغیرہ وغیرہ رسومات کے منتر ہیں۔ (باقی آیندہ)

(پادری بی۔ بی رائے)

اشتہارات

مخزن مسیحی

یہہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو اردو اور انگریزی زبان میں مسیحی کارندون کی خاطر شایع ہوتا ہے۔ اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسیائی کارندون کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندون کی عملی ترقی کرے نیز مختلف مشن سٹیشنون کی کلیسیائی خبرین۔ اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کامون کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دی جاتی ہے۔

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے :-

عوام سے		عـہ	سالانہ
اگر تنخواہ	پچاس روپیہ سے کم ہو	عـہ	"
"	پچیس " " "	ـہ	"
"	پندرہ " " "	۱۲ر	"
	ادنیٰ ترین نرخ	۱۲ر	"

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے۔ کل درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں :

المشتہر ——— مہتمم

پروفیسر پی۔ ایچ ایڈورڈز الہ آباد

پریسبیٹرین بیواؤن و یتامےٰ کا فنڈ

یہہ فنڈ ۱۸۴۶ء میں قایم ہوا ہے۔ تین سو سے زیادہ اشخاص اس فنڈ میں شریک ہو چکے ہیں ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے ۶۵ بیوگان اور خاندانون کو ۷۵ ہزار روپیہ سے زیادہ پنشن دی گئی ہے۔ یہ رقم اُس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اس وقت اس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے اس فنڈ کا نرخ کئی اور اس قسم کے فنڈون سے بہت ارزان ہے۔ ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے۔ مردون کو پیرانہ سالی میں اور مستورات کو بیوہ گی حالت میں اور بچون کو تیاسٹے میں اس فنڈ سے پنشن ملتی ہے۔ صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس روانہ کیا جاتا ہے۔

المشتہر

پادری والٹر جے۔ کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجنگ ڈائرکٹر۔ نو لکھا۔ لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اشتہار

مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۰۷ء بروز منگل وایام ما بعد کو احاطہ جنرل سٹور لاہور میں ناکارہ و غیر مروج اسباب مشتمل براشیاء مفصلہ ذیل بذریعہ نیلام فروخت کیا جاوے گا اور نیلام ہر روز صبح کے ۸ بجے شروع ہوا کریگی ؛

تفصیل اسباب

پرانے لوہے مشتمل بر ٹکرہ ریل۔ فش پلیٹ کمانیاں و دیگر اقسام لوہا پرانا مشتمل بر ٹکرہ ریل و چادری ٹکڑے پیتل پرانا اور رتیاں کہنہ و پرانی اسپات کی سلیپر اور کچھ کم قیمت چاندی کے کٹے ہوئے سکے ؛

تمام لاٹ یعنے ڈھیر خرید کردہ تاریخ خرید سے اندر میعاد ایک ماہ کے اٹھائے جانے چاہیئے ورنہ ڈیمرج یعنے ہرجانہ بحساب ۳ پائی فی من یومیہ کے لگایا جاویگا اور وصول کیا جاویگا ؛

تمام اسباب جو متفصلات کو روانہ کیا جاویگا اُس پر کرایہ ریل ریلوے کے اسباب کے نرخ پر لگایا جاویگا اور مالک کی ذمہ داری پر روانہ کیا جاویگا ؛

چیف سٹور کیپرس آفس لاہور | تاریخ ۱۱ جولائی ۱۹۰۷ء

ضرورت

سکاچ مشن مڈل سکول ڈنگہ ضلع گجرات کے لئے ایک عیسائی ہیڈ ماسٹر تنخواہ ساٹھ روپیہ اور ایک غیر عیسائی سیکنڈ ماسٹر فسٹ گریڈ جونیر تنخواہ چالیس روپیہ ماہوار درکار ہے۔ درخواستیں مجھ مشتہر کے پاس آنی چاہیئے ؛

المشتہر

مینیجر مشن سکولس ڈنگہ ضلع گجرات پنجاب

ضرورت

انگریزی دفتر کے لئے ایک کلرک کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۳۰ روپیہ ماہوار اور مکان مفت شادی شدہ درخواست کنندہ کو ترجیح دیجائیگی۔ اور اگر اس کی بیوی لڑکیوں کے پرائمری سکول میں صرف ایک گھنٹہ روز پڑھائیگی تو دس روپیہ ماہوار تنخواہ دیجائیگی معہ نقول اسناد ذیل کے پتہ پر درخواستیں آئیں۔ دی مینیجر جھولان

مستورات کی پکار

رسالہ

صحت النساء

جو کہ ایک عالم نے ہندوستان کی عورتوں کی حالت درست کرنے کے لئے ہزار ہا روپیہ خرچ کرکے صرف معزز پبلک میں مفت تقسیم کرنے کے لئے گیارہ لاکھ کی تعداد میں چھپوا کر طیار کرایا ہے اس لئے نوٹس ہذا کا مطالعہ کرتے ہی جتنی جلدی ہو صاحب بھیجیں پتہ ذیل بالکل مفت منگا کر (جس پر محصولڈاک بھی فنڈ کی طرف سے ہوگا) فی خواندہ آدمی ایک کتاب بالکل مفت تقسیم کرکے دونوں جہانوں میں ثواب حاصل کریں ؛

از جنرل مینیجر لائبریری بُک ایجنسی اپر انڈیا جگادھری ضلع انبالہ پنجاب

بجلی کے ساتھ کمزور اور سُست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنے ہاتھوں سے اپنی طاقت کو ضایع کرکے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس بُرے فعل سے آدمی کے پٹھوں کی طاقت ماری جاتی ہے اور بدن میں چستی نہیں رہتی ہے۔ پٹھے اور رگیں کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور انسان اولاد پیدا کرنے کے لائق نہیں رہتا ہے یہ بُرا کام آدمی کو اس قدر شرمندگی دلاتا ہے کہ جس سے کئی بزدل خودکشی کر لیتے ہیں اِس خراب کام سے دل و دماغ جگر گردہ مثانہ خزانہ سب کے سب ضعیف ہو جاتے ہیں دھات کا اخراج شروع ہو جاتا ہے دل کمزور ہو کر دھڑکنے لگ جاتا ہے بزدلی بڑھ جاتی ہے ضعف دماغ سے سر میں چکر آنے لگتے ہیں بات کو بھول جاتا ہے۔ آنکھوں کی کمزوری چربی کی کمی اور بدن اس قدر ضعیف ہو جاتا ہے کہ ذرا سی آواز سے دل دہل جاتا ہے۔ انسان حیران پریشان اکثر رہا کرتا ہے۔ معدہ اور آنتوں کی کمزوری سے بدہضمی دائمی اور قبض کی شکایت اکثر رہا کرتی ہے۔ غرضیکہ اس نامراد علت سے وہ وہ مصیبتیں پیش آتی ہیں جن کو بیچارہ بیمار ہی جانتا ہے۔ ایسی ردی حالت دیکھکر حال کے داناؤں نے اس مرض کا سب سے اعلیٰ علاج بجلی کے ذریعہ کیا ہے بجلی فوراً ست اعضا کے اندر گھس جاتی ہے اور جاتے ہی اسکو گرم اور ہشیار کر دیتی ہے۔ ہم نے بھی وہی بجلی منگوائی ہے اور عرصہ ۲ سال سے بیماروں کا علاج کرتے ہیں تین ہزار کے قریب بیماروں کا علاج کر چکے ہیں ہمنے اس علاج سے بہتر اور کوئی علاج خیال نہیں کیا۔ جو لوگ یہاں سے دور رہتے ہیں ان کیواسطے برقی سٹ مکمل بھیجا جاتا ہے جو بجلی کا سا ہی کام دیتا ہے۔ اور اس سے رگوں کا سردپانی نکل جاتا ہے پھر ایک اور طلا عہ لگایا جاتا ہے جس سے پٹھے موٹے اور سخت ہو جاتے ہیں۔ اور ایک شیشی مقناطیسی گولیوں کی ساتھ ہی ہوا کرتی ہے اس کے کھانے سے بہت باہ پیدا ہوتی ہے سارے برقی سٹ کی قیمت جس میں برقی طلا ۲ طلا عہ ۲ مالش کرنے والا اور حبوب برقی مقناطیسی تینوں چیزیں معہ ترکیب استعمال ہے تین روپیہ آٹھ آنے میں ملتی ہیں۔ جو آدمی ہم کو اپنے پاس علاج کرانے کیواسطے بلاوے وہ سیکنڈ کلاس ریلوے گاڑی کا کرایہ معہ فیس فی کس ہر پانچ روپیہ روزانہ ارسال کر دے۔ ہم ۲۴ گھنٹے کے اندر علاج کرکے واپس آ جاویں گے جو آدمی دبلے پتلے اور کمزور رہیں وہ بجلی لگوانے سے پہلے ایک ڈبیہ مومیائی کی ضرور کھا لیں تاکہ چربی اور طاقت جڑ پکڑ جاوے اور جلد فائدہ حاصل ہو قیمت فی ڈبیہ ایک چھٹانک مومیائی عہ ایک روپیہ بارہ آنے معہ محصول

نوٹ

آج کل ہماری دیکھا دیکھی بہت سے لوگوں نے "بجلی کا سفوف" "برقی گولیاں" وغیرہ اشتہار دینا شروع کر دیا ہے ان کے دھوکے سے بچنا چاہئے؛

طبی اخبار سورج پرکاش کا نمونہ مفت دیا جاتا ہے۔

باہر سے آنے والے اصحاب کی رہائش کا خاطرخواہ انتظام کیا جاتا ہے؛

المشتہر ـــ

فتح چند حکیم عمدة الحکما، سند یافتہ مالک سورج پرکاش میڈیکل ہال امرتسر پنجاب

ضرورت

فیروزآباد کے سی ایم ایس اینگلو ورنیکلر سکول میں ایک سرگرم انٹرنس پاس مسیحی استاد کی ضرورت ہے جو نویں اور مڈل میں انگریزی اور ریاضی کی تعلیم دے سکے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ پادری وی ڈبلیو کے ٹرینر صاحب کے نام درخواستیں آویں؛

نوٹس

مشن ہائی سکول انبالہ شہر کے لئے ایک انگلش ماسٹر کی ضرورت ہے جو مسیحی ہو اور کم از کم انٹرنس پاس شدہ ہو تنخواہ پچیس روپے ماہوار ہوگی۔ مکان کا کرایہ تین روپیہ سے چار روپے ماہوار تک دیا جائیگا اچھا کام کرنے کی صورت میں ترقی کی امید دلائی جاتی ہے امیدوار اپنی درخواستیں ہیڈ ماسٹر صاحب مشن ہائی سکول انبالہ شہر کی خدمت میں بھیجیں؛

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ ۱۱/
" معہ محصول ڈاک " ۱۱/ " ہے
" ہر حالت میں پیشگی بھیجی جائیگی؛

شرح اجرت اشتہارات

ساتماہ	شش ماہی	سہ ماہی	مقدار اشتہارات
ے	۸/	۱۱/	کالم کا آٹھواں حصہ
عہ	ے	۸/	چوتھائی کالم
۸/عہ	عہ	ے	نصف کالم
مہ	۸/عہ	عہ	پورا کالم
لمہ	صہ	سہ	پورا صفحہ

پادری ایچ گولکناتھ صاحب بی۔ اے اڈیٹر و منیجر نور افشان ساکن پہلور کے نے لودیانہ مشن سٹیم پریس میں زیر اہتمام دانیلی برادرس کے چھپا